بسم اللہ الرحمن الرحیم

ظہور حضرت امام مہدی علیہ السلام

مع

رفع حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانی

تالیف

علامہ ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی صاحب
(ایم اے عربی، پی ایچ ڈی عربی - فاضل بغداد یونیورسٹی عراق
فاضل جامعہ محمدیہ نوریہ رضویہ بھکھی شریف)

ناشر: اویسی بک سٹال
جامع مسجد رضائے مجتبیٰ ایکس بلاک
پیپلز کالونی گوجرانوالہ

ظہور حضرت **امام مہدی علیہ السلام**

احادیث کے آئینے میں

حضرت امام مہدی علیہ السلام حضرت سیدنا رسول اللہ ﷺ کے خاندان گرامی سے تعلق رکھتے ہوں گے آپ کا ظہور قرب قیامت میں ہوگا۔ ظالم و جابر حکمرانوں کے بعد وہ خلافت راشدہ کو بحال کریں گے ان کا دارالحکومت بیت المقدس ہوگا۔ ان کے ظہور کے بارے میں متواتر احادیث موجود ہیں۔

ان کے ظہور، اوصاف، علامات، کردار اور دیگر امور کے بارے میں ذخیرہ احادیث میں بہت کچھ ذکر ہے۔ آیئے ان احادیث کی روشنی میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی شخصیت سے متعارف ہوں۔

حدیث نمبر ۱۔ حضرت ابو سعید حذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''اَلْمَهْدِيُّ مِنِّي، اَجْلَى الْجَبْهَةِ، اَقْنَى الْاَنْفِ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَ ظُلْمًا وَ يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ''

(مشکوۃ قدیمی کتب خانہ کراچی۔ ابو داؤد کتاب المھدی)

مہدی میری اولاد سے ہوں گے۔ نہایت کھلی پیشانی والے ہوں گے ان کی ناک اونچی باریک اور درمیان سے تھوڑی سے کبڑی ہوگی وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسے پہلے جو ظلم وستم سے بھری ہوئی ہوگی وہ سات سال تک حکومت کریں گے۔

حدیث نمبر ۲۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا۔

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ۔

(مشکوۃ قدیمی کتب خانہ کراچی: ابوداوٗد کتاب المھدی باب حدثنا عمرو)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمار ہے تھے مہدی میری آل سے ہوں گے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اولاد سے ہوں گے۔

حدیث نمبر۳۔ ترمذی کی روایت میں ہے حضرت ابوسعید حذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہمیں ڈر تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نئی چیز نہ پیدا ہو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے یہ ارشاد فرمایا۔

اِنَّ فِیْ اُمَّتِی الْمَهْدِیَّ یَخْرُجُ یَعِیْشُ خَمْسًا اَوْسَبْعًا اَوْتِسْعًا. قُلْنَا وَمَاذَاکَ قَالَ سِنِیْنَ قَالَ فَیَجِیْءُ اِلَیْهِ الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ یَا مَهْدِیُّ اَعْطِنِیْ اَعْطِنِیْ قَالَ فَیَحْثِیْ لَهٗ فِیْ ثَوْبِهٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ یَّحْمِلَهٗ۔

(مشکوۃ ۴۷۱ قدیمی کتب خانہ کراچی۔ ترمذی ۴/۵۶ کتاب الفتن باب حدثنا محمد بن بشار)

میری امت میں مہدی ظاہر ہو گا پانچ یا سات یا نو جیئے گا۔ ہم نے پوچھا کیا پانچ یا سات یا نو تو آپ ﷺ نے فرمایا سال آپ ﷺ نے فرمایا حضرت مہدی کے پاس کوئی آدمی آئے گا اور کہے گا اے مہدی مجھے دو مجھے دو تو آپ اس کے کپڑے میں کھلے ہاتھوں سے اتنا ڈال دیں گے جتنا وہ اٹھا سکے گا۔ (ترمذی ابواب فتن باب ماجاء فی المھدی)

حدیث نمبر۴۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ''یَکُوْنُ خَلِیْفَةٌ مِنْ خُلَفَائِکُمْ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ یَحْثُو الْمَالَ وَلَا یَعُدُّهٗ،، (مسلم ۴/۲۲۳۵، کتاب الفتن، باب لاتقوم الساعۃ)

تمھارے خلفاء میں سے آخری زمانہ میں ایک خلیفہ ہوں گے ڈھیروں مال دیں گے اور گنتی نہیں کریں گے۔

حدیث نمبر۵:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

يَكُوْنُ فِي اُمَّتِي الْمَهْدِيُّ اِنْ قَصَرَ فَسَبْعٌ وَّالَّا فَثَمَانٍ وَالَّا فَتِسْعٌ تَنْعَمُ اُمَّتِي فِيهَا نِعْمَةً لَّمْ يَنْعَمُوا مِثْلَهَا يُرْسِلِ السَّمَاءُ عليهم مِدْرَارًا و لَاتَدخِرُ الْاَرْضُ شَيْأً مِن النَبَاتِ وَالْمَالُ يَوْمَئِذٍ كُدوسٌ يَقُوْمُ الرَّجُلُ يَقُوْلُ يَا مَهْدِيُّ اَعْطِنِي فَيَقُوْلُ خُذْ۔ (الحاوی ۲/ ۶۰ مکتبہ نوریہ مجمع الزوائد ۷/ ۳۱۸)

میری امت میں مہدی ہوں گے اگر تھوڑا وقت رہے تو سات سال ورنہ آٹھ سال ورنہ نو سال میری امت اس دوران اتنی خوشحال ہو گی کہ اتنی کبھی خوشحال نہ ہوئی ہو گی آسمان ان ہر موسلادھار، بارش کی طرح رزق بہائے گا، زمین نباتات میں سے کوئی چیز ذخیرہ کر کے نہیں رکھے گی مال کا ڈھیر لگا ہو گا۔ ایک آدمی کھڑا ہو گا اور کہے گا اے مہدی مجھے دے وہ کہیں گے پکڑ۔

حدیث نمبر ۶:۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ "يَخْرُجُ فِي آخِرِ اُمَّتِي الْمَهْدِيُّ يَسْقِيهِ اللّٰهُ الْغَيْثَ وَ تَخْرُجُ الْاَرْضُ نَبَاتَهَا وَ يُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا وَ تَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَ تَعْظُمُ الْاُمَّةُ يَعِيشُ سَبْعًا اَوْ ثَمَانِيًا." (مستدرک الحاکم: ۴/ ۵۵۸)

میری امت کے آخر میں مہدی ظاہر ہوں گے ان کو اللہ تعالیٰ بارش سے سیراب کرے گا اور زمین اپنی نباتات نکال دے گی۔ سب کو برابر مال دیں گے جانور زیادہ ہوں گے اور امت بڑی ہو گی وہ سات یا آٹھ سال رہیں گے۔

حدیث نمبر ۷: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

يَلِيَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اِسْمُهُ اِسْمِي ۔ (ترمذی ۴/ ۵۵) کتاب الفتن باب ماجاء فی المھدی)

میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی والی بنیں گے ان کا نام میرے نام کے مطابق ہو گا۔

حدیث نمبر ۸: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔

"لَاتَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰی یَمْلِکَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُ اسْمُهٗ اِسْمِیْ"

(مشکوۃ ۴۷۰۔ترمذی ۴/۵۵ کتاب الفتن باب ماجاءفی المھدی۔)

اس وقت تک دنیا نہیں ختم ہو گی یہاں تک میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی عرب کا مالک بن جائے گا وہ میرا ہم نام ہوگا۔

اس حدیث شریف میں عرب کے ساتھ عجم بھی شامل ہیں یہ عرب کے تابع ہے اس کے لیے اس کا تذکرہ نہیں کیا گیا۔جیسا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ایک حدیث میں پورے روئے زمین کا ذکر ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل شام کے غرق ہو جانے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

ثُمَّ یَبْعَثُ اللہ عِنْدَ ذٰلِکَ رَجُلًا من عترة الرسول ﷺ فی اثنی عشر اَلفاً اِنْ قَلُّوا اَوخَمسَةَ عَشَرَ اَلفاً اِن کثُروا اَمَارَتُهم او علامتهم اُمِت امت علی ثلاث رایات یقاتلهم اهلُ سبعِ رایاتٍ لیس مِن صاحبِ رایَةٍ الاوهو یَطمَعُ بالملک فَیَقتَتِلُونَ و یُهزَمُونَ ثم یَظهَرُ الهَاشمی فیرُدُّ اللہ الی الناس اُلفَتَهُم و نِعمَتَهُم فیکونُون علی ذالِکَ حَتّٰی یخرُجَ الدَّجال۔

(العرف الوروی فی اخبار المھدی ۲/۶۲ مکتبہ نوریہ مستدرک الحاکم ۴/۵۵۳)

پھر اللہ تعالیٰ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل سے ایک آدمی باراں ہزار کے لشکر میں بھیجے گا اگر تھوڑے ہوئے یا پندرہ ہزار کے لشکر میں بھیجے گا اگر زیادہ ہوئے ان کی نشانی امت امت ہوگا ان کے پاس تین جھنڈے ہوں گے ان سے سات جھنڈوں والے جنگ کریں گے۔ان سات جھنڈوں والوں میں سے ہر ایک ہی حکومت کا خواہاں ہوگا پس وہ جنگ کریں اور شکست کھا جائیں گے پھر وہ ہاشمی ظاہر ہوگا اللہ تعالیٰ لوگوں کی طرف الفت اور نعمت واپس لوٹا دے گا وہ اسی حال پر ہوں گے یہاں تک کہ دجال نکل آئے گا۔

حدیث نمبر ۹:۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ، فَیَقُولُ اَمِیْرُهُمُ الْمَهْدِیُّ تَعَالَ صَلِّ لَنَا

فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَآءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ ۔(مشکوۃ ۴۸۰ قدیمی کتب خانہ کراچی) حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اتریں گے مسلمانوں کے امیر مہدی آپ سے کہیں گے آؤ ہمیں نماز پڑھاؤ وہ کہیں گے نہیں اس امت کی شرافت کے پیش نظر تم میں سے بعض بعض کے امام ہیں۔

حدیث نمبر ۱۰:۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ تُقَاتِلُ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى يَنْزِلَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامِ عِنْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ ، يَنْزِلُ عَلَى الْمَهْدِيِّ فَيُقَالُ ، تَقَدَّمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَصَلِّ بِنَا فَيَقُوْلُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ امراءُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۔(مشکوۃ ۴۸۰ العرف الوردی ۲/۸۳ مکتبہ نوریہ)

میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر جہاد کرتا رہے گا یہاں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام طلوع فجر کے وقت بیت المقدس میں اتریں گے۔آپ حضرت امام مہدی کے پاس اتریں گے آپ سے کہا جائے گا اے اللہ تعالیٰ کے نبی آگے بڑھو اور ہمیں جماعت کراؤ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے یہ امت بعض بعض کے لیے امام ہیں۔

حدیث نمبر ۱۱۔ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا يَلْتَفِتُ الْمَهْدِيُّ وَ قَدْ نَزَلَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ كَاَنَّمَا يَقْطُرُ مِنْ شَعْرِهِ الْمَاءُ فَيَقُوْلُ الْمَهْدِيُّ تَقَدَّمْ صَلِّ بِالنَّاسِ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى. اِنَّمَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ لَكَ فَيُصَلِّيْ خَلْفَ رَجُلٍ مِنْ وُلْدِيْ. (الحاوی للفتاوی ۲/۸۱ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد)

حضرت مہدی توجہ کریں گے ادھر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام اتر چکے ہوں گے یوں لگے گا جیسے ان کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔مہدی انہیں کہیں آگے بڑھو لوگوں کو جماعت کراؤ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے تکبیر آپ کے لیے پڑھی گئی ہے۔ پس وہ میری اولاد میں سے ایک شخص کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

حدیث نمبر ۱۲۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْم لَطَوَّلَ اللّٰهُ ذٰلِکَ الْيَوْمَ حَتّٰى يَبْعَثَ فِيهِ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهٗ اِسْمِيْ وَ اسْمُ اَبِيْهِ اِسْمُ اَبِيْ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَ عَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا۔ (الحاوی الفتاوی:۲/ ۵۸)

اگر دنیا میں سے صرف ایک دن ہی باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اسے لمبا فرمائے گا یہاں تک کہ اس میں میری اہل بیت سے ایک آدمی کو بھیجے گا ان کا نام میرے نام پر ہو اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسے پہلے ظلم وستم سے بھری تھی۔

حدیث نمبر ۱۳۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

يَخْرُجُ الْمَهْدِی وعلى راسه عِمَامَةٌ فيها مُنَادٍ يُنَادِی هٰذَا الْمَهْدِیُّ خَلِيفَةُ الله فَاتَّبِعُوهُ: (العرف الوردی فی اخبار المهدی:۲/ ۶۱ مکتبہ نوریہ فیصل آباد۔)

مہدی کا ظہور ہوگا ان کے سر پر عمامہ ہوگا اس میں ایک منادی اعلان کرے گا یہ مہدی ہیں اللہ تعالیٰ کے خلیفہ ہیں ان کی اتباع کرو۔

حدیث نمبر ۱۴:۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

لن تهلِكَ اُمَّةٌ اَنَا فِي اَوَّلِهَا و عيسى بن مريمَ فِي آخِرها و المَهدِیُّ فِي وسطها۔

ہرگز وہ امت ہلاک نہیں ہوگی جس کے اول میں میں ہوں جس کے آخر میں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں اور جس کے درمیان ہیں حضرت مہدی علیہ السلام ہیں۔

یہاں وسط سے مراد آخر سے قبل ہے۔ حقیقی وسط مراد نہیں ہے چنانچہ حضرت امام مہدی پہلے آئے ہوئے ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے اور وہ امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں۔

چنانچہ ابن ماجہ کی ایک روایت جس کا مطلب ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی امام مہدی

ہیں وہ متواتر احادیث کے خلاف ہیں اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے جیسا کہ ابن حجر نے فتح الباری شرح بخاری ۶ /۴۹۳ ۴۹۴ پر وضاحت کی ہے انھوں نے لکھا ہے ابو الحسن الخسعی الامیری نے مناقب شافعی میں لکھا ہے۔

تَوَاتَرَتِ الاَخبَارُ بِاَنَّ المهدی مِنْ هٰذِهِ الاُمَّةِ وَ اَنَّ عیسیٰ یُصَلِّی خَلفَهٗ۔

اس بارے میں احادیث متواتر ہیں کہ حضرت مہدی اسی امت میں سے ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ حضرت امام مہدی کے بارے میں بیس سے زائد احادیث کے علاوہ بہت سے آثار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ جنھیں مرفوع ہی کہا جاسکتا ہے کیونکہ اس بات کا اجتہاد سے تعلق نہیں ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے وہ فرامین جو کسی دینی مسئلہ کے متعلق ہوں اور ان میں اجتہاد کا دخل نہ ہو تو ان کے بارے میں یہی جانب راجح کہ انھوں یہ ارشادات رسول اکرم ﷺ ہی سے سنے ہوں گے اگرچہ انھوں نے اس بات کی وضاحت نہیں کی۔

شیعہ امامیہ کے نزدیک یہ بات طے شدہ ہے کہ محمد الحجہ ہی امام مہدی ہوں گے۔ جو ان کے خیال کے مطابق عراق کے شہر سامرا کی غار میں چھپ گئے تھے یہ ان کے خروج کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔ بندہ نے بھی سامرا میں وہ مقام دیکھا ہے جو شیعہ نے بزعم خویش ان کے چھپنے کا بنا رکھا ہے حضرت امام علی ھاوی کے روضہ شریف کے احاطہ کے کونے میں ہے۔ لیکن اس بات کا حقیقت کے ساتھ تعلق نہیں ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام سے متعلق مزید مطالعہ کے لیے کتب احادیث کا باب اخبار المھدی پڑھنا چاہیے۔ اس کے علاوہ امام سیوطی کی کتاب العرف الوردی لاخبار المھدی۔ شیخ عبدالفتاح کی التصریح بما تواتر فی نزول المسیح شیخ غماری کی اقامۃ البرھان فی نزول عیسیٰ فی آخر الزمان۔ شیخ محمد بن جعفر کتانی کی نظم المتناثر من الحدیث المتواتر قاضی شوکانی کی التوضیح فی تواتر ما جاء فی المھدی المنتظر والدجال والمسیح۔ حافظ ابو نعیم کی اربعین اور سعید حوی کی الاساس فی فقہ السنۃ کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

رفع حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور قادیانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدُهٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡم

حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفع کی بحث دو قسم کی ہے۔ پہلی یہ بحث ہے کہ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وفات سے قبل رفع جسمانی ہوا یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع روحانی سے قبل آپ کا وصال ہو چکا تھا۔

دوسری بحث یہ ہے کہ آخر زمانے میں وہ نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے یا نازل نہیں ہوں گے۔

جہاں تک پہلی بحث کا تعلق ہے تو یہ ایک فروعی مسئلہ ہے جس کا اقرار یا انکار نہ تو کفر ہے اور نہ ہی ضلال ہے۔ حیات و وفات کا یہ مسئلہ زمانہ قدیم سے مختلف فیہ چلا آ رہا ہے۔ لیکن اس میں راجح اور غالب مسلک یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے اور انہیں زندہ آسمانوں پر اُٹھالیا گیا ہے اور قائلین رفع روحانی کی ہر دلیل کا پختہ جواب موجود ہے۔ چونکہ یہ مسئلہ فروعی ہے اور اس کا اقرار یا انکار کفر و ضلال نہیں ہے اور خود مسلمانوں کا ایک قسم کا اختلافی مسئلہ ہے۔ اس کی بحث ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔ قادیانی اس بحث کو بطور آلہ استعمال کرتے ہیں اور ایک سازش کے تحت اصولی مسائل سے فروعی مسئلہ کی طرف لوگوں کو متوجہ کرتے ہیں۔ لہٰذا ایک گمراہ اور خارج از اسلام فرقہ کا جائزہ لیتے ہوئے اس فرقہ کے متعلق اصولی مسائل پر تحقیق کرنی چاہیئے کہ جن کی وجہ سے ان کا کفر لازم آیا ہے نہ کہ وہ مسئلہ کہ جس کو مان لینا اور نہ ماننا ہر ایک کفر و ضلال نہیں ہے۔ ان کو ہی مقصود بنالیا جائے۔

رسالہ قصۃ المسیح بین رفع روح وجسدہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر دلائل دیئے گئے ہیں (اگر چہ ان میں سے ہر دلیل کا قوی جواب ہے اور بعض دلائل تو کمزور اور غیر معقول ہیں)

چلو اگر ہم ایک لحظہ کیلئے فرض کر لیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام رفع سے قبل فوت ہو گئے تھے تب بھی مرزا قادیانی کا مطلب حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ اس کا مقصد تو یہ ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے تو دوبارہ ان کا نزول کیسا ہے اور وہ موعود نہیں ہو سکتے۔ اس طرح وہ اپنے موعود ہونے کا

راستہ ہموار کرتا ہے۔ لیکن وفات عیسیٰ علیہ السلام مان لینے سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے اور موعود ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔ اس لئے کہ انبیاء علیہم السلام والصلوٰۃ کی موت محض ایک آن کیلئے ہوئی تا کہ کل نفس ذائقۃ الموت کا تقاضا پورا ہو جائے۔ پھر وہ ویسے ہی حیات حقیقی دنیاوی و جسمانی سے زندہ ہوتے ہیں۔ جیسے موت کی گھڑی آنے سے پہلے زندہ تھے۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللّٰهِ حَيٌّ يُرْزَقُ"۔

(مشکوٰۃ کتاب الصلوۃ باب الجمعۃ)

(سنن ابن ماجہ، مشکوٰۃ)

بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے اجساد کو کھانا حرام کر دیا ہے پس اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہے اور رزق دیا جاتا ہے۔

نیز فرمایا "اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ" (شرح الصدور)

انبیاء علیہم السلام زندہ ہیں اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔

لہذا وفات عیسیٰ علیہ السلام مان بھی لی جائے تو پھر بھی آپ مسیح موعود ہیں اس لئے کہ نبی زندہ واپس آسکتا ہے اور اگر کوئی حضرات انبیاء علیہم السلام کی وفات کو دوسرے لوگوں کی وفات کی طرح ہی مانے پھر بھی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ تشریف لانا محال نہیں ہے۔ اس لئے کہ قرآن مجید میں جو فرمان خداوندی "حرام علی قریۃ اھلکناھا انھم لا یرجعون" (پارہ ۱۷) کہ حرام ہے اس بستی پر جسے ہم نے ہلاک کیا کہ وہ نہیں لوٹیں گے یہ اس بستی کیلئے ہے کہ ان کا لوٹنا بعد از موت حرام ہے۔ ان کے علاوہ بعض افراد کو موت کے بعد دنیا میں آنا خود قرآن مجید میں ثابت ہے۔ (سورۃ بقرہ آیت ۲۵۹) میں

حضرت عزیز علیہ السلام کے بارے میں ہے "فاماتہ اللہ مائۃ عام ثم بعثہ"۔ پس اللہ تعالیٰ نے عزیز علیہ السلام کو سو سال تک موت دی پھر آپ کو زندہ کر دیا۔ (سورۃ بقرہ آیت ۲۶۰) میں

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چاروں پرندوں کا ذکر ہے جنہیں آپ نے ٹکڑے ٹکڑے کر کے پہاڑوں پر پھینک دیا۔ وہ پھر زندہ ہو گئے "ثم اجعل علی کل جبل منھن جزءً ثم ادعھن یاتینک سعیاً"۔ (بقرہ آیت ۲۶۰) پھر ان پرندوں کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے پھر ان کو بلا وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے ہوئے۔ ایسے ہی قرآن مجید میں اور بھی کئی مثالیں ہیں

ثابت ہوا کہ غیر انبیاء علیہم السلام کا بھی بعد از موت رجوع محال نہیں ہے۔

لہذا عیسیٰ علیہ السلام کی موت اگر قبل از رفع مان لی جائے تب بھی مرزا قادیانی کیلئے مفید نہیں ہے بلکہ آپ ہی دوبارہ نازل ہو سکتے ہیں۔

چنانچہ مرزا قادیانی نے جو اپنی جھوٹی نبوت کے ثبوت کیلئے راستہ تلاش کیا اور رفع جسمانی اور روحانی کی بحث چھیڑی وہ بھی بند گلی میں ختم ہو گئی۔ اس نے پہلے تو یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ فوت ہو چکے ہیں لہذا ابھر واپس نہیں آسکتے۔ جب وہ نہیں آسکتے تو نزول سے مراد مثیل مسیح کا نزول ہے اور وہ میں غلام احمد ہوں۔

پہلی بات یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اگر چہ حق یہ ہے کہ فوت نہیں ہوئے فوت مان لینے سے بھی مرزا کا مقصد پورا نہیں ہوتا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور اس کا دوسرا قدم کہ مسیح سے مراد مثیل مسیح ہے تو یہ نصوص میں تحریف ہے۔ جس کا قول امت کے کسی محدث و مفسر نے بھی نہیں کیا اور اگر نزول سے مراد مثیل مسیح کا نزول ہوتا تب بھی مرزا جیسا کذاب اور مرتد مسیح کا مثیل کیسے بن سکتا ہے۔

یہ پہلی بحث تھی جس کا میں نے تمہید میں ذکر کیا۔ دوسری بحث اس مسئلہ میں نزول حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں ہے اور یہ عقیدہ امت کا اجماعی ہے۔ یہ پہلی بحث رفع جسمانی یا روحانی کی طرح فروعی مسئلہ نہیں ہے اور نزول مسیح علیہ السلام کا عقیدہ احادیث متواتر سے ثابت ہے۔ کتب احادیث صحاح ستہ وغیرہا میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں مستقل ابواب ذکر کئے گئے ہیں اور یہ تواتر سے ثابت ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ رسالہ مذکورہ میں رفع روحانی کے جو دلائل ذکر کئے گئے ہیں یہ مسئلہ ایک فروعی مسئلہ ہے۔ اس لئے ان دلائل کے تفصیلی جواب سے پہلے میں نے اس مسئلہ کی نوعیت بیان کی ہے۔ مرزائی، قادیانی رفع روحانی یا جسمانی کا مسئلہ ڈھال کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور اپنے کفریات کی پردہ پوشی کرتے ہیں۔ ایک فروعی مسئلہ آگے لاتے ہیں اور اصولی مسئلہ کو پیچھے ہٹاتے ہیں۔

مسلمانوں کا جو مرزائیوں کیساتھ اصولی اختلاف ہے۔ وہ مرزا قادیانی کا ضروریات دین سے انکار ہے۔ عبارات ملاحظہ ہوں جن میں مرزا نے سچے مسیح حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بہتان اور الزام تراشی کی

عبارت نمبر۱: یہود عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں ضرور عیسیٰ نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل اس کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔ (اعجاز احمدی ص ۱۳)

(۲) کبھی آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو شیطانی الہام بھی ہوئے تھے۔ (اعجاز احمدی ص ۲۴)

(۳) ہم مسیح کو بے شک راستباز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے اچھا تھا۔ واللہ اعلم مگر وہ حقیقی منجی نہ تھا۔ (دافع البلاء ص ۳)

(۴) آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اس وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ (یعنی عیسیٰ بھی ایسوں کی اولاد ہے) ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنا ناپاک ہاتھ لگادے اور زناکاری کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔ (رسالہ ضیمہ انجام آتھم ص ۷)

(۵) آپ کا خاندان بھی نہایت پاک و مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا۔ (ضیمہ انجام آتھم ص ۷)

(۶) یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع مسیح کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے۔ (نوٹ کشتی ساختہ ص ۱۶)

نعوذ باللہ من ذلک — نقل کفر کفر نہ باشد

حضرت عیسیٰ بن مریم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایسے الزام اور ان باتوں کی تکذیب جن کی حقانیت قرآن مجید کی آیات سے ثابت ہے یہ جھوٹے قادیانی کے کارنامے بندہ نے بغیر تبصرہ چند عبارات مرزا کی کتابوں سے باحوالہ نقل کی ہیں اور ایسے خرافات سے اس کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ جو مرزا کے کفر پر مہر ثبت کرتی ہیں۔ اپنے ان کفریات پر پردہ ڈالنے کیلئے مرزا رفع روحانی جسمانی کی بحث کا رخ کرتا ہے۔ جس مسئلہ کی اصولی مسائل کے مقابلہ میں کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ رفع جسمانی ثابت نہیں بلکہ قوی دلائل سے ثابت ہے۔ غرض یہ ہے کہ قادیانی پہلے کفر کے اندھیروں سے تو نکلیں پھر یہ فروعی بحثیں چھیڑیں۔

والسلام!

محمد اشرف آصف جلالی ۹۳-۰۶-۱۷